سوالی
ایاز محمود ایازؔ
سوالی
ایاز محمود ایازؔ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

رابطہ:

ایاز محمود ایاز (پیرس، فرانس)

+33 782 043 033

ayazmahmood7777@gmail.com

sukhansheeren@gmail.com

ضابطہ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوالی

شاعر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایاز محمود ایازؔ

اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جون 2018ء

سرورق، کمپوزنگ و مرتبہ۔۔۔۔۔۔صائمہ جبین مہکؔ

زیرِ اہتمام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بزمِ سخنِ شیریں

انتساب

اپنے والد محترم غلام علی مرحوم اور

تایا جی غلام نبی اختر مرحوم کے نام

فہرست

پیشِ لفظ

سرکار کی نعت کہنا ایک بہت بڑی سعادت اور خوش قسمتی ہے میں بلا کسی شک وشبہ کے کہنا چاہتا ہوں کہ میری شاعری کا حاصل میرا نعتیہ کلام ہے میرے وجدان پہ جو سکون کی کیفیات ہیں وہ سرکار پہ درود ہے اور سرکار کی نعت ہے۔۔۔

سوالی "بھیک کے بے شمار کاسے لیے درِ آقا پہ کھڑا صدا لگانے کا عمل جاری" سوالی" جانتا ہے کہ اس کے ہر سوال کی وسعتیں بڑی معدود "رکھے ہوئے ہے ہیں اور دینے والے کا کرم بہت وسیع ہے اسی لئے "سوالی" نے اپنی جھولی کو پھیلا رکھا ہے سوالی" نے التجا کے جتنے پھول سجا رکھے ہیں ان میں خوشبو کی بہار طیبہ سے آتی ہے

سوالی" کا کام تو مانگنا ہوتا ہے سو میں نے اس در رپہ صدا لگائی ہے جہاں سے " کوئی بھی سوالی خالی نہیں جاتا۔

مرتبہ۔ صائمہ جبین مہک

"سوالی" میں کچھ نئی اور پرانی نعتیں میرے پہلے نعتیہ کلام " آرزوئے جاں" میں سے شامل ہیں۔ میرا پہلا نعتیہ کلام بھی ماہِ رمضان المبارک میں شائع ہوا تھا اور "سوالی" کو بھی یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ وہ رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں شائع ہو رہا ہے۔۔۔۔

سوالی کی التجا ہے اپنے آقا کی بارگاہِ رسالت میں کہ نعت کی عنایت کا یہ کرم تا عمر جاری رہے۔

میں جناب منظر پھلوری صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے خوبصورت مدحت بھرے الفاظ میں "سوالی" کا دیباچہ لکھا۔

اور میں اس کتاب "سوالی" کے لیے صائمہ جبین مہکؔ صاحبہ کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کو عمدہ طریقے سے مرتب کیا۔ اور دعاؔ علی صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے کتاب کی اشاعت میں معاونت کی۔

ایاز محمود ایاز (پیرس، فرانس)

+33 782 043 033

ayazmahmood7777@gmail.com

سوالی ایاز محمود ایازؔ

مدحی مصارع گو

ہر اک آدمی کو معلوم ہے کہ ہر دور مدح محمد کا دور ہے۔ ہر دہر مدح رسول کا دہر ہے۔ ہر دور کے دروں ہر مدح گو، ہر مصارع گو اک اعلی ادا سے مدح گوئی کر رہا ہے۔ دراصل مدح محمد کا اصول وکھرا اور الگ ہے۔

مدح محمد کارِ اعلی ہے۔ مدح گو کو علم ہے کہ مرا مصرع ولائے رسول سے عطا ہو رہا ہے۔ مدح کاروں کی اس ٹولی کے دروں ایک مدح کار ایاز محمود ایازؔ ہے۔ اس کا دل مدح کے واسطے ہر گھڑی مائل کار ہے۔ کوئی رکاوٹ اس کی راہ کو کہاں روک سکی ہے۔ ہر لمحہ آگے ہی آگے رواں دواں ہے۔ کوئی موسم آئے مدح رسول کی صدائے اعلی لگائے ہوئے ہے۔

دراصل اس کے کلکِ رواں کو درِ رسول سے امداد مل رہی ہے۔

مصارع گو کو علم ہے کہ اس کو اللہ کی اور سے مدحِ رسول کا صلہ ملے گا۔ اس واسطے کہہ رہا ہے۔

میں نے توصیفِ پیمبر کی ذرا سی کوشش کی
دوسرے معنوں میں دل بول اٹھا لفظوں میں

مصارع گو سرکار کو کُلِ دہر سے اعلی کہہ رہا ہے

مرتبہ سیدِ لولاک کا اللہ اللہ
کر کے دکھلاؤ یہاں اس کو ذرا لفظوں میں

واہ واہ اس مصارع کے دروں سرکار کو اہم سے اہم کہا ہے۔ دل کا عالم مہک مہک رہا ہے۔ اور سائل (منظر پھلوری) دل سے داد دے رہا ہے۔

اس کے مصروں کی مٹھاس وکھری اور دوسروں سے الگ ہے۔

رکھیں مجھ سے عاصی کا آپ ہی بھرم آقا
زائرِ مدینہ ہوں مجھ پہ ہو کرم آقا

اس کا احساس عکسِ معطر ہے۔ اس کے دلی عالم کا عکاس ہے۔

اس کے دل کی دعا ولا ہو کر لساں سے ادا ہو رہی ہے۔

مرتبہ۔ صائمہ جبین مہک

فردوس کے ہر عکس میں تُو جلوہ نما ہے
تُو رشکِ قمر ماہِ عرب مہرِ ہدی ہے

اس مصارع گو (ایاز) کی رگوں کے راوں رسول اللہ کے لاڈ اور ولا کا الگ ہی لہو دوڑ رہا ہے۔ سرکار کی مدح کا ایک سحر طاری کر رہا ہے۔

ہر پھول کی زیبائی میں انوار ہیں تیرے
اور چاند ستاروں میں تیرا حُسن ملا ہے

سرکار کے در کو ہر در سے اعلی اور کامل کہہ رہا ہے۔ اور گھڑی گھڑی دہائی دے رہا ہے کہ آؤ اور دکھاؤ اس در سا کوئی در ہے کسی دہر کے دروں

لاریب وہ در جلوہءِ محبوبِ خدا ہے
جبریل بھی جس در پہ محبت سے جھکا ہے

مجھ کو تو ایازؔ اب بھی بہر لمحہ بہر روز
تسکین کا سامان درِ آقا سے ملا ہے

درِ اطہر سے سکون اور آرام حاصل کر رہا ہے۔ اور ہر آسرا اسے درِ رسول سے مل رہا ہے۔

ٹھوکریں کس لیے کھائیں ان کے در کا سہارا ملا ہے
یہ فقط ان کا در ہے کہ جس پر جو کسی نے پکارا ملا ہے

واہ واہ اس طور اور اس طرح کی مدح گوئی کمال ہے۔

عصرِ رواں کے دروں (ایاز محمود ایازؔ) کی مدح گوئی کمال کی ہے۔ اس کو ہر دہر کا آدمی داد دے گا۔ درِ رواں اور آگے کا ہر دور واہ واہ کرے گا۔

دل سے دعا ہے اللہ اس کی عمر کو طول دے اور اعلی مدح عطا کرے۔ اس درِ رسول آلِ رسول کی ولا حاصل ہو۔

علم آگہی اور ادراک سے مالا مال ہو۔ اور درِ رسول ہی رہائی کا واحد سہارا ہو۔ اللہ کرے اس طرح کی ہو۔

(سائل)

منظر پھلوری صدراتی ایوارڈ یافتہ شاعر
03008175405

سوالی ایاز محمود ایازؔ

حمدباری تعالیٰ

حمدباری تعالیٰ

وہ ازل سے چار سُو ہے
نہیں کوئی رب سے پہلے
ترا ذکر سب سے اعلیٰ
تری بات سب سے پہلے
لکھوں نعت اور کرو ں میں
ترا ذکر ادب سے پہلے
یہی شرطِ زندگی ہے
یہی ربطِ زندگی ہے

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

آشنا غم سے حال کیسے ہو
آپؐ ہیں تو ملال کیسے ہو
اس میں رہتی ہے یاد آقاؐ کی
سانس میری نڈھال کیسے ہو
خُلد بھی جس پہ ناز کرتا ہے
کوئی ویسا بلال کیسے ہو
مانگ کر خاک اُنؐ کے کوچے کی
اور لب پر سوال کیسے ہو
جب انھیں اپنا کہہ لیا دل نے
پھر یہ جیون محال کیسے ہو

سوالی ایاز محمود ایازؔ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

شہر طیبہ کی ان فضاؤں میں کاش مرنا نصیب ہو جائے

اُنؐ کے روضے کی ٹھنڈی چھاؤں میں کاش مرنا نصیب ہو جائے

لمحہ لمحہ جو میرے آقاؐ پر کرتی رہی ہیں وردِ صلِ علیٰ

اُنؐ کے کوچے کی اُن ہواؤں میں کاش مرنا نصیب ہو جائے

جب میں تھاموں سنہری جالی کو، میرے ہونٹوں پہ نعت ہو اُنؐ کی

مجھ کو ایسے ہی ان اداؤں میں کاش مرنا نصیب ہو جائے

پاگلوں کی طرح میں گلیوں میں اُنؐ کو ڈھونڈوں، صدائیں دوں اُنؐ کو

اور مجھ کو انھی صداؤں میں کاش مرنا نصیب ہو جائے

جب بھی دستِ دعا اُٹھاؤں میں آرزو بس ایازؔ ہو اُنؐ کی

اور مجھ کو انھی دعاؤں میں کاش مرنا نصیب ہو جائے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مرا دو جہاں میں ہے تو ہی تو، کوئی اور جلوہ نما نہیں

ترا نام وردِ زباں رہے، کوئی اور لب پہ صدا نہیں

ترے شہر کی ملے خاک پھر کہ ہو دل گناہ سے پاک پھر

اسی خاک پر مری موت ہو، مری اور کوئی دعا نہیں

ہے مری خدا سے یہ التجا ، ہو کرم کی ہم پہ بھی انتہا

ہو نصیب ہم کو بھی روشنی، یہاں بزمِ دل میں دِیا نہیں

ہے عجیب لوگوں کی داستاں کہ ہے غارتوں کا عجب سماں

یہاں چاروں اَور ہے کربلا ، یہاں کوئی اہلِ وفا نہیں

کروں اُنؐ کی شام و سحر ثنا، ہے ایاز اس میں مری بقا

میں خطاؤں سے ہوں بھرا ہوا، اگر اُنؐ کی مجھ پہ عطا نہیں

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

محیطِ جاں ہے فقط نقشِ پا مدینے کا
ہے مجھ کو خُلدِ بریں راستہ مدینے کا

سوال، دستِ گدائی میں اور کچھ بھی نہیں
ملا ہے جب سے مجھے سلسلہ مدینے کا

کسی سے کوئی کسی کا پتا نہیں مقصود
کہ مل گیا ہے مجھے بس پتا مدینے کا

میں سوچتا ہوں کہ ہم پھر کہاں پڑے ہوتے
اگر نہ ملتا ہمیں آسرا مدینے کا

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

میں اور کچھ بھی نہیں ، مجھ کو اتنا کافی ہے
زمانہ کہتا ہے مجھ کو گدا مدینے کا

ہمیں جو ملتا ہے بس اُنؐ کا صدقہ ملتا ہے
کہ ہم پہ رزق اُتارا گیا مدینے کا

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

تم سمجھتے ہو جس کو اندھیرا، اپنی اُس رات کا تم نہ پوچھو

ہم فقیروں پہ اُن ﷺ کا کرم ہے، اُنؐ کی خیرات کا تم نہ پوچھو

میری تفصیل کیا پوچھتے ہو، ہوں غلامِ غلامانِ احمدؐ

میری نسبت ہے نامِ محمدؐ، میری اوقات کا تم نہ پوچھو

خاکِ طیبہ پہ چل کر گئے ہیں، دل کے جذبے مچل کر گئے ہیں

شہرِ طیبہ کے رستوں پہ مائل، میرے جذبات کا تم نہ پوچھو

سب فرشتے نگاہیں جھکائے، اُن کی تعظیم کرنے کو آئے

عرش پہ مصطفےٰؐ جب گئے اُن کی بارات کا تم نہ پوچھو

نعت کا آگیا ہے قرینہ، جب سے دل میں ہے عشقِ مدینہ

میرے چہرے کو کیا دیکھتے ہو، دل کے حالات کا تم نہ پوچھو

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

طیبہ کے نظاروں کو ہم کیسے بھلائیں گے
اشکوں سے صدا دل کی آقاؐ کو سنائیں گے

جلدی سے مجھے یارو! لے جاؤ لحد میں تم
سنتے ہیں وہاں آقاؐ دیدار کرائیں گے

اے واعظو! مت چھیڑ دوزخ کے فسانوں کو
سرکارؐ ہمیں اپنی کملی میں چھپائیں گے

کیسی وہ گھڑی ہو گی جب تھامے ہوئے دل کو
ہم گنبدِ خضریٰ کو آنکھوں میں بٹھائیں گے

ڈھل جائیں گے سب عصیاں اور ہم پہ کرم ہو گا
جب تھام کے جالی کو ہم اشک بہائیں گے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ہنس کے جیون بتانے مدینے چلو
حال دل کا سنانے مدینے چلو

اپنے عصیاں مٹانے مدینے چلو
قسمتیں آزمانے مدینے چلو

دنیا داری کو رونق سے منہ موڑ لو
اپنی بگڑی بنانے مدینے چلو

جس نے آقاؐ کے قدموں کو چوما، وہ خاک
اپنے دل میں بسانے مدینے چلو

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

اپنے ہاتھوں سے اپنے مقدر لکھو
چشمِ نم کو بہانے مدینے چلو

مضطرب دل لیے پھر رہے ہو ایازؔ
اُنؐ کی نعتیں سنانے مدینے چلو

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

جب بھی سرکارؐ دو عالم کی ثنا کرتا ہوں
رات دن جیسے مدینے میں رہا کرتا ہوں

رات کے پچھلے پہر ذکر جو اُنؐ کا چھڑ جائے
اپنی پلکوں پہ اُسے گوندھ لیا کرتا ہوں

میرے اشکوں میں مدینے کی صدا ہوتی ہے
جب بھی رو رو کہ میں خالق سے دعا کرتا ہوں

تھام لیتے ہیں وہی آ کے مجھے چپکے سے
شدتِ غم سے کبھی میں جو گرا کرتا ہوں

قبر میں جا کے سناؤں گا کبھی اشکوں سے
جن کی نعتیں میں ایازؔ آج لکھا کرتا ہوں

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نمایاں داغِ عصیاں ہیں ، دکھائیں کس طرح آقاؐ
دلوں پر نقش آویزاں، مٹائیں کس طرح آقاؐ

گناہوں سے بھرا ہے دل کا ہر کونا، ہر اک گوشہ
گناہوں کے یہ سب ساماں جلائیں کس طرح آقاؐ

زباں پر جھوٹ کی شرمندگی کے قفل ٹھہرے ہیں
زباں سے نعت ہم تیری سنائیں کس طرح آقاؐ

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

دلوں میں نفرتوں کے پال رکھے ہیں صنم لاکھوں
انھیں اب اپنے ہاتھوں سے گرائیں کس طرح آقاؐ

تری اُمت کئی فرقوں میں بٹ کر رہ گئی آخر
اسے ہم ایک ہی مرکز پہ لائیں کس طرح آقاؐ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

دیارِ شاہؐ دیں ہے او رمیں ہوں
مدینے کی زمیں ہے اور میں ہوں

بہت روشن قدم ہے خاکِ طیبہ
مری خندہ جبیں ہے اور میں ہوں

فقیری اور طیبہ کے نگر کی
مرا بختِ حسیں ہے اور میں ہوں

سماں جلووں کا ایسا ہے ، کہوں کیا
کہ فردوسِ بریں ہے اور میں ہوں

نظر کے سامنے ہے گنبدِ خضریٰ
مرے دل کا یقیں ہے اور میں ہوں

سوالی

ایاز محمود ایازؔ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ہر قدم پر گناہ کرتے ہیں، پھر بھی آقاؐ نبھائے جاتے ہیں

جھولیاں بھرے کے سارے منگتوں کی، اُن کے در پر بلائے جاتے ہیں

ٹھوکروں پر جو پلتے پھرتے ہیں ، ہر قدم پر بکھرتے گرتے ہیں

اُن کے در پر پہنچنا چاہیں تو، کس ادا سے بلائے جاتے ہیں

اُن کی عظمت کے منکرو سُن لو، جشنِ میلاد کیا مناؤ گے

یہ تو وہ جشن ہیں کہ جو اُن کے عاشقوں سے منائے جاتے ہیں

لاکھ عیبوں سے ہو بھرا دامن، اور گناہوں سے لاکھ ہو بندھن

مجھ سے عاصی کو پھر بھی کملی میں، کملیؐ والے چھپائے جاتے ہیں

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

اُن کی تعظیم عرش کرتا ہے، وجد کرتے ہیں سب فرشتے بھی

مصطفےٰؐ کی عظیم مدحت میں شعر جتنے سنائے جاتے ہیں

حشر میں کیا ایازؔ غم مجھ کو، کیا یہ کافی نہیں کرم مجھ کو

اُن کی امت میں جتنے عاصی ہیں، سب کو وہ بخشوائے جاتے ہیں

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

محوِ طواف آنکھ مری ہر فضا میں ہے
شاید دیارِ نور کا جھونکا ہوا میں ہے

محسوس ہو رہی ہے مہک خُلد کی مجھے
خوشبو مرے حضورؐ کی بادِ صبا میں ہے

رد کر سکے گا کیسے خدا میر ی بات کو
سرکارؐ کا وسیلہ مری ہر دعا میں ہے

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

جنت کی آرزو بھی نہیں دل کی راہ میں
طیبہ کی خاک اپنی فقط التجا میں ہے

سارا جہاں ایازؔ فنا کا نصاب ہے
بعدِ خدا وہ نامؐ مقامِ بقا میں ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

آنکھیں ہوں مری نم تو مدینے کی گلی ہو
نکلے جو مرا دم تو مدینے کی گلی ہو

پلکوں میں سما جائے مری، خاکِ مدینہ
یہ سر ہو مرا خم تومدینے کی گلی ہو

اے طائرو ! چپکے سے وہاں لے چلو مجھے
دل میں ہو کوئی غم تو مدینے کی گلی ہو

بھر جائیں مرے زخم نہ دامن کی ہوا سے
لُطف اُن کا ہو مرہم تو مدینے کی گلی ہو

ہے مجھ کو ایازؔ اپنے گناہوں پہ ندامت
ہو سانس جو برہم تو مدینے کی گلی ہو

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اُنؐ کے در کا میں ادنیٰ گدا ہوں، اپنی قسمت پہ ہے رشک مجھ کو

میں ثناخوانِ خیر الوریٰؐ ہوں، اپنی قسمت پہ ہے رشک مجھ کو

سرورِؐ انبیا کو پکاروں، جب حبیبِؐ خدا کو پکاروں

بھول جاتا میں ہر اک دعا ہوں، اپنی قسمت پہ ہے رشک مجھ کو

ان فضاؤں کو بھی دیکھتا ہوں، ان ہواؤں کو بھی دیکھتا ہوں

ان سے کتنا ہی میں ماورا ہوں، اپنی قسمت پہ ہے رشک مجھ کو

لوگ کہتے ہیں دیوانہ مجھ کو اور بیگانہ بھی جانتے ہیں

میں گدائے درِ مصطفٰیؐ ہوں، اپنی قسمت پہ ہے رشک مجھ کو

غم کی ہر بات سے کوئی کہہ دے دکھ کی ہر رات سے کوئی کہہ دے

ان کے غم کا میں رنگ آشنا ہوں، اپنی قسمت پہ ہے رشک مجھ کو

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

دُور رہتے ہیں جو مدینے سے
کتنے بیزار ہیں وہ جینے سے

نامِ طیبہ ہو جس پہ ، لہریں بھی
پیار کرتی ہیں اُس سفینے سے

جب بھی سوچوں انھیںؐ تو اُنؐ کا ہی
عکس ملتا ہے ہر قرینے میں

نام اُنؐ کا ہے آسمانوں پر
بھیک لیتے ہیں جو مدینے سے

ذکر اُن کا اور اُن کے جلووں کا
ہو بھلا کیسے اس کمینے سے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

روشن مرا کردار ترے نام سے آقاؐ
تابندہ یہ گفتار ترے نام سے آقاؐ

سر میرا سلامت ہے اگر تیرے کرم سے
اس پر مری دستار ترے نام سے آقاؐ

آنکھوں پہ مسلط ہیں سبھی خواب ادھورے
پر آنکھ یہ بیدار ترے نام سے آقاؐ

میں کچھ بھی نہیں اور اگر ہوں تو تجھی سے
جینے کے سب آثار ترے نام سے آقاؐ

یہ پھول، یہ گلشن، یہ ستارے ،یہ دل و جاں
مہکیں گل و گلزار ترے نام سے آقاؐ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

تقدیر کے دامن کی ادائیں بھی حسیں ہیں
آنسو بھی عجب ہیں تو ضائیں بھی حسیں ہیں

سرکارؐ کے روضے سے گزرتی ہیں تو جھک کر
اُس در کی مہک بار ہوائیں بھی حسیں ہیں

بس خاکِ مدینہ کے طلب گار ہیں ہم لوگ
ہم جیسے فقیروں کی دعائیں بھی حسیں ہیں

آتی ہے بہر لمحہ ہوا خُلدِ بریں کی
طیبہ کی وہ رنگین فضائیں بھی حسیں ہیں

جنت کی طلب ہم کو ایازؔ اور نہ زر کی
طیبہ میں ہمیں چاک قبائیں بھی حسیں ہیں

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

جنونِ فرقت میں جب گرا ہوں تو دستِ رحمت بڑھا دیا ہے

یہ سب کرم ہے مرے نبیؐ کا جو نعت کہنا سکھا دیا ہے

اسیر غم کیوں فضائے دل ہو کہ وقفِ حرماں ندائے دل ہو

انھیںؐ کیا یاد، انھیںؐ پکارا تو رُخ سے پردہ اٹھا دیا ہے

کسی سے پتھر جو کھا لیے ہیں ، دعا کو پھر ہاتھ اُٹھا دیے ہیں

مرے نبیؐ کی ہے شان ایسی اندھیرا لے کر دِیا دیا ہے

یہ رِیت اُنؐ کے ہے در کی لوگو، یہ بخشش اُنؐ کے ہے گھر کی لوگو

فقیر بن کر جو آگیا ہے ، زمانہ اُس کو تھما دیا ہے

میں اُنؐ کے ٹکڑوں پہ پل رہا ہوں، بدولت اُنؐ کی سنبھل رہا ہوں

ایازؔ عشقِ نبیؐ نے مجھ کو گدائے طیبہ بنا دیا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ہر اک شے سے جدا ہے گنبدِ خضریٰ

ہر اک دل کی دوا ہے گنبدِ خضریٰ

ہمیں کیا اور لینا ہے دعاؤں سے

ہمیں تو مل گیا ہے گنبدِ خضریٰ

فلک کے سب نظاروں ، چاند تاروں پر

محبت سے لکھا ہے " گنبدِ خضریٰ"

کوئی مشکل ہوئی، طیبہ کی یاد آئی

مرے لب نے کہا ہے گنبدِ خضریٰ

ملائک کی زباں پر ذکر ہے اس کا

خدا بھی کہہ رہا ہے گنبدِ خضریٰ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

یہ جو میلہ سا سرِ شاخِ نظر لگتا ہے
شاہِؐ کونین کی الفت کا ثمر لگتا ہے

یادِ سرکارؐ کی تاثیر ہے اس میں شامل
یہ جو ہر اشک مرا رشکِ گہر لگتاہے

زائرِ خلد مبارک تمھیں جنت کی ہوا
رشکِ جنت مجھے طیبہ کا ثمر لگتا ہے

ہو کوئی راہ گزر، یاد ہے اُنؐ کی دل میں
ہر سفر مجھ کو مدینے کا سفر لگتا ہے

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

نکہتیں اب بھی برستی ہیں سرِ طائف کیوں
سنگریزوں پہ دعاؤں کا اثر لگتا ہے

نعت اک رنگ ہے پیرایہء بخشش کا ایازؔ
دیکھنے کو فقط اک طرزِ ہنر لگتا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

سامنے گر کبھی جو توؐ ہوتا
میں تخیل میں سُرخرو ہوتا

نقش کر لیتا تجھ کو پلکوں پر
تیرے قریے کی آبجو ہوتا

تیری حرمت پہ جاں لٹاتا میں
سرخرو پھر مرا لہو ہوتا

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

چومتی رہتی سبز گنبد کو
یوں مری آنکھ کا وضو ہوتا

آج بھی کاش تیری اُمت کا
تجھ سے پیمانِ آرزو ہوتا

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میں بن کہ جاؤں وہاں سوالی کبھی مدینے بلائیں آقاؐ

لگاؤں دل سے سنہری جالی، کبھی مدینے بلائیں آقاؐ

کبھی میں دیکھوں وہ سبز گنبد، کبھی میں پلکوں سے خاک چوموں

ہو میری قسمت کی گر بحالی، مجھے مدینے بلائیں آقاؐ

وہ آپؐ کے در کے سب گداگر، جہاں کے شاہوں کے ہیں برابر

ہے شان جن کی بڑی نرالی، مجھے مدینے بلائیں آقاؐ

مری گناہوں کی بات کیا ہے کہ آپؐ کا لطف تو سوا ہے

میں آپؐ کے در کا ہوں سوالی، مجھے مدینے بلائیں آقاؐ

مرے بھی من کو نکھار آئے، مجھے بھی پل پل قرار آئے

ہے آنکھ پرنم تو ہاتھ خالی، مجھے مدینے بلائیں آقاؐ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

یاد جب طیبہ کا پُرکیف نظارہ ہوگا

پھر تو کشتی میں مرے ساتھ کنارہ ہوگا

کس طرح حشر میں رُسوائی ہے اپنی ممکن

جب وہاں ساتھ پیمبرؐ کا سہارا ہوگا

میں ثنا خوان ہوں اُنؐ کا، میں گدا ہوں اُنؐ کا

میری رُسوائی ہو، کب اُنؐ کو گوارا ہو گا

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

قافلہ دل کا مدینے کی طرف جائے گا

اوج پر پھر مری قسمت کا ستارہ ہوگا

دل تمنائی ہے سرکارؐ کی گلیوں کا ایازؔ

ایک دن مجھ کو بھی اُس در کا اشارہ ہوگا

سوالی

ایاز محمود ایازؔ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

آس کے پنچھی اُنؐ کا رستہ دیکھیں صبح و شام
اُنؐ کے کرم سے پیاس بجھائے مجھ سا تشنہ کام

سارے جہاں میں اُنؐ کے کرم کی بٹتی ہے خیرات
اپنے لطف سے بھرتے ہیں وہ سب کے خالی جام

بھیڑ لگی ہے اُنؐ کے در پر دنیا کے شاہوں کی
اُنؐ کے فقیروں میں شامل ہیں تاجوروں کے نام

ولیوں سخیوں، پیروں اور فقیروں کے سرتاج
اُنؐ کے در پر عزت پائیں مجھ جیسے گمنام

اُنؐ کا جلوہ دیکھنے کو ہیں نین مرے بے چین
اُنؐ کے در کی حضوری کا مجھ کو ہو اِذنِ عام

اُنؐ کا نامِ مبارک ہونٹوں پر کیا آیا ہے
آنکھوں کو تسکین ملی اور دل کو ملا آرام

قافلے روز ایازؔ مدینے کی جانب جاتے ہیں
مجھ کو بھی اُس پاک نگر سے آجائے پیغام

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

جو بزم ان کی سجا رہے ہیں
نصیب اپنا بنا رہے ہیں

دلوں کی راہوں کو صاف کر لو
حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

میں ایسے در کا گدا ہوں جس پر
سبھی نبی سر جھکا رہے ہیں

ہماری بخشش پہ اپنے رب کو
حضورؐ کیسے منا رہے ہیں

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

یہ اُن کی رحمت ہماری خاطر
وہ اپنے آنسو بہا رہے ہیں

انھیؐ کی یادوں کے پھول دل میں
ایازؔ خوشبو بسا رہے ہیں

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میری مشکل بھی ہو آسان مرے آقا جیؐ

میرے دلبر، مرے سلطانؐ مرے آقا جیؐ

میری آنکھوں کے ملے دھول تری گلیوں کی

نکلے جب جسم سے یہ جان مرے آقا جیؐ

سر جھکائے تری چوکھٹ پہ شہنشاہوں نے

ہر کوئی تجھ پہ ہے قربان مرے آقا جیؐ

چاند تارے تو اشارے ہیں تری انگلی کے

کتنی اعلیٰ ہے تری شان مرے آقا جیؐ

اپنی اُمت کی رہے لاج کہ مشکل میں ہے یہ

اور ہے بے سرو سامان مرے آقا جیؐ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

تمہارے شہر کی آب و ہوا سے دل بہلتا ہے
کہ اس بیمار کی ایسی دوا سے دل بہلتا ہے

وہاں تو موت بھی ٹل جائے تیرا نام لینے سے
ترے دیوانوں کا ایسی ادا سے دل بہلتا ہے

تمھارے در سے دوری موت ہے لیکن مرے آقاؐ
تمھارے در پہ جانے کی دعا سے دل بہلتا ہے

مرے ہونٹوں کو اُنؐ کے ذکر سے تسکین ملتی ہے
ثنائے قریہء شاہِؐ ہدیٰ سے دل بہلتا ہے

گھٹن محسوس ہوتی ہے کبھی ماحول سے مجھ کو
تمھاری یاد کی دلکش فضا سے دل بہلتا ہے

زمانے بھر کی ٹھوکر سے کبھی جب رنج ملتا ہے
ایازؔ آخر اُسی در کی صدا سے دل بہلتا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اُنؐ کے گھر کے درو دیوار کبھی دیکھیں گے
ہر طرف پھیلتے انوار کبھی دیکھیں گے

اُن سے ملتی ہے مجھے دل کو سکوں کی دولت
گنبدِ سبز، وہ مینار کبھی دیکھیں گے

جن کا ہر منظرِ پُر نور ہوا خُلد نشاں
اُس نگر کے سبھی بازار کبھی دیکھیں گے

ہم طلب گارِ کرم ہیں تو یقیں ہے ہم کو
وہ حسیں کوچہ ء سرکارؐ کبھی دیکھیں گے

اپنی قسمت پہ فرشتوں کو بھی رشک آئے گا
ہم ایازؔ آپؐ کا دربار کبھی دیکھیں گے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مدینے کی فضائیں کون کیسے بھول سکتا ہے

وہ جنت کی ہوائیں کون کیسے بھول سکتا ہے

سنہری جالیوں کے سامنے اشکوں سے جو مانگیں

وہ آنکھوں کی دعائیں کون کیسے بھول سکتا ہے

جہاں کا ذرہ ذرہ نور کے پیکر میں ڈھل جائے

وہاں اپنی صدائیں کون کیسے بھول سکتا ہے

یہ سورج ہو، ستارے ہوں کہ ہو مہتاب رخشندہ

پیمبرؐ کی عطائیں کون کیسے بھول سکتا ہے

مرتبہ۔ صائمہ جبین مہک

یہاں دن رات رحمت اور بس رحمت برستی ہے

وہ طیبہ کی فضائیں کون کیسے بھول سکتا ہے

مدینے سے تو ہم لوٹ آئے ہیں لیکن وہاں رہ کر

ایازؔ اپنی ادائیں کون کیسے بھول سکتا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

رکھیں مجھ سے عاصی کا آپؐ ہی بھرم آقاؐ

زائرِ مدینہ ہوں، مجھ پہ ہو کرم آقاؐ

اک طرف اکیلا ہوں، اک طرف زمانہ ہے

حد سے بڑھتا جاتا ہے مجھ پہ ہر ستم آقاؐ

پیارے پیارے ہاتھوں سے، اپنی پیاری باتوں سے

تھام لیجیے مجھ کو، نکلے جب یہ دم آقاؐ

وقت ہے بہت ہی کم اور آخری ہے دم

روح منقلب سی ہے، آنکھ بھی ہے نم آقاؐ

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

آج تیری اُمت پر وقتِ بے سکونی ہے

دیکھیے نہ عصیاں کو، کیجیے کرم آقاؐ

آپؐ کی محبت سے، آپؐ ہی کی رحمت سے

ہوں دعائیں بخشش کی عرش پر رقم آقاؐ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نہ سلیقہ ہے، نہ کچھ رنگِ ادا لفظوں میں
کیسے ممکن ہے کہ ہو اُنؐ کی ثنا لفظوں میں

اپنے دامن میں چھپائے ہوئے اشکوں کو مرے
میرا احوال سُنا آئے ہوا لفظوں میں

نعت کےرنگ میں ڈھل جائے مرا رنگِ سخن
اتنی تاثیر بھی موجود ہے کیا لفظوں میں؟

مرتبہ، سیدِؐ لولاک کا اللہ اللہ
کر کے دکھلاؤ بیاں اس کو ذرا لفظوں میں

میں نے توصیفِ پیمبرؐ کی ذرا کوشش کی
دوسرے معنوں میں دل بول اُٹھا لفظوں میں

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

سوالی

ایاز محمود ایازؔ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

فردوس کے ہر عکس میں تُو جلو نما ہے
تو رشکِ قمر، ماہِ عرب، مہرِ ہدیٰ ہے

لہروں نے کناروں کا پتہ مجھ کو دیا ہے
طوفاں میں جو ہونٹوں نے ترا نام لیا ہے

ہر پھول کی زیبائی میں انوار ہیں تیرے
اور چاند ستاروں میں ترا حُسن ملا ہے

لاریب وہ در جلوہ ء محبوبِ خدا ہے
جبریل بھی جس در پہ محبت سے جھکا ہے

مجھ کوتو ایازؔ اب بھی بہر لمحہ، بہر روز
تسکین کا ساماں درِ طیبہ سے ملا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اشک رُکتے ہیں نہ برسات سے دل بھرتا ہے

یاد اُنؐ کی ہو تو ہر بات سے دل بھرتا ہے

درد بڑھتا ہے تو کچھ اور نکھر جاتا ہوں

کب بھلا شدتِ جذبات سے دل بھرتا ہے

لب پہ رہتے ہیں وہؐ ہر وقت صدا بن کے مری

کیا بھلا غیر کے نغمات سے دل بھرتا ہے

ہیں مدینے کے تصور میں شب و روز مرے

پھر بھی کب اتنے خیالات سے دل بھرتا ہے

در پہ بلوایئے آقاؐ، نہ گزر جائے یہ عمر

اپنے اس عہد کے دن رات سے دل بھرتا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ٹھوکریں کس لیے اور کھائیں، اُنؐ کے در کا سہارا ملا ہے

یہ فقط اُنؐ کا در ہے کہ جس پر، جو کسی نے پکارا ، ملا ہے

دل شکستہ ہو ا جب بھی میرا، یاد دل میں تمھاریؐ سجا لی

میں سگِ کوچہ ء مصطفےٰؐ ہوں ، مجھ کو دامن تمھارا ملا ہے

رشک کرتی ہیں مجھ پر یہ لہریں، سارے طوفان اور ساری موجیں

میری کشتی کو جب سے نبیؐ کی بخششوں کا کنارا ملا ہے

ہے سمایا ہوا چشمِ تر میں، سبز گنبد کا پرچم نظر میں

زندگی نے نہیں ایسا دیکھا، جو وہاں کا نظارا ملا ہے

ناز ہے اپنی قسمت پہ مجھ کو، میں بھی شامل ہوں اُن عاصیوں میں

آپ کی چشمِ لطف و کرم کا جن کو ہر دم سہار املا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مرے خدا مری چاہت کو ایسا محور دے
مری نظر کو جو طیبہ کی خاک سے بھر دے

دعا کو ہاتھ اٹھاؤں تو بس تمھیں مانگوں
مری دعاؤں کو اتنا تو معتبر کر دے

میں ان سے چنتا پھروں خارو خس مدینے کے
مرے خدا مری پلکوں کو اب تو وہ پر دے

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

جو عشقِ آقاؐ میں ہر وقت برکھا بن کے چلیں
تو میر ی سوئی ہوئی آنکھ کو وہ تیور دے

یقین بن کے رگ و پے میں جو سما جائے
مری حیات کو طیبہ کا ایسا منظر دے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

تصور کیا مدینے کا ملا ہے
مرے ادراک میں گلشن کھلا ہے

مجھے اک عمر اپنی زندگی سے
نبیؐ کے در سے دوری کا گلا ہے

کرم ہے یہ کہ اُنؐ کے نام ہی سے
مرا ہر ایک زخمِ دل سلا ہے

ادب کے ساتھ چلتی ہیں ہوائیں
فضا ہے، وہ مدینے کی فضا ہے

مجھے لے جاؤ اس در پر طبیبو!
جہاں ہر درد کی حاصل دوا ہے

حریمِ پاک میں موت آئے مجھ کو
مرے ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے

سوالی ایاز محمود ایازؔ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میں تو کچھ بھی نہ تھا، اک گنہگار تھا، میرے آقاؐ نے مجھ کو سنبھالا دیا

سوچتا ہوں میں کتنا خطاکار تھا، میرے آقاؐ نے مجھ کو سنبھالا دیا

دل سے بے تاب غم کی صدائیں اٹھیں، میرے ہونٹوں سے ان کی ثنائیں اُٹھیں

میں نکما تھا، بے علم و بے کار تھا، میرے آقاؐ نے مجھ کو سنبھالا دیا

اک گدائے درِ کوئے سرکارؐ ہونے کا اعزاز مجھ کو بھی بخشا گیا

ورنہ میں دشتِ عصیاں کار ہوار تھا، میرے آقاؐ نے مجھ کو سنبھالا دیا

اب میں بیمارِ یادِ نبیؐ ہوں تو یہ خاص ہے مجھ پہ اُنؐ کا کرم دوستو!

ورنہ میں صرف دنیا کا بیمار تھا، میرے آقاؐ نے مجھ کو سنبھالا دیا

مرتبہ۔ صائمہ جبین مہک

شکر ہے میری پہچان ہونے لگی، وہ جو مشکل تھی ، آسان ہونے لگی

کس قدر رنج و غم میں گرفتار تھا، میرے آقاؐ نے مجھ کو سنبھالا دیا

بے عمل تھا میں خود گویا بے رنگ و بو، اور گناہوں کے تھے رتجگے چار سو

میں خطاؤں میں کتنا سیہ کار تھا، میرے آقاؐ نے مجھ کو سنبھالا دیا

سوالی ایاز محمود ایازؔ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مری ابتدا ترا نام ہے
مری انتہا ترا نام ہے

مری تیرگی کو چراغ کا
جو ہے راستہ، ترا نام ہے

یہ عنایتوں پہ عنایتیں
یہی سلسلہ ترا نام ہے

مرا کیا بگاڑے گی تند لُو
مرا آسرا ترا نام ہے

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

جو ہے کُن فکاں پہ لکھا ہوا
وہی باخدا ترا نام ہے

مجھے کیا فکر ہو جہان کی
دلِ آشنا ترا نام ہے

میں بھٹک سکا نہ کہیں ایازؔ
مرا رہنما ترا نام ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مرے غم کا سہارا گنبدِ خضریٰ
ہے طوفاں میں کنارہ گنبدِ خضریٰ

سو رکھ لی لاج میری کملی والےؐ نے
جو میں نے بھی پکارا گنبدِ خضریٰ

مری چلتی ہوئی سانسوں کا ہے باعث
بہت دلکش سہارا گنبدِ خضریٰ

مجھے جنت سے بھی بڑھ کر یہ لگتا ہے
ترا ہر اک نظارہ گنبدِ خضریٰ

مرتبہ۔ صائمہ جبین مہک

بنا اہلِ زمیں کے ہاتھ سے لیکن
فلک سے ہے اُتارا گنبدِ خضریٰ

مدینے میں مدینے کی بہاروں کا
سماں سب سے ہے پیارا گنبدِ خضریٰ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

وہ جو اُنؐ کے ہجر کی شام ہے
وہی زندگی کا پیام ہے

مری صبح آپؐ کے نام ہے
اسی ذکر سے مری شام ہے

مرے دل میں حضورؐ کا
مرے لب پہ اُنؐ کا کلام ہے

وہی ظلمتوں میں ہے روشنی
وہی روشنی کا امامؐ ہے

جہاں جبرئیل کے پر جلیں
وہ حضورؐ کی رہِ عام ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے بعد کسی کا بھی یہ مقام نہیں

تمھارے نام سے اونچا کوئی بھی نام نہیں

بصد یقین میں لکھتا ہوں دوزخی اُن کو

کہ جن دلوں میں ترا کوئی احترام نہیں

طیبہ کے راستوں کی دعا مانگتے رہو

بن جاؤ اُنؐ کے در کے گدا، مانگتے رہو

وہ ہیں شفیعِؐ عاصیاں، اُنؐ کا کرم رہے

لطفِ حبیبِؐ ہر دوسرا مانگتے رہو

مرتبہ۔ صائمہ جبین مہک

سوالی ایاز محمود ایازؔ

اُنؐ کے در پر ثنا گری کرتے، جان میری یونہی نکل جائے

نزع کے وقت اگر وہ آجائیں، ہر بلا میرے سر سے ٹل جائے

کاش مجھ کو لگا کے سینے سے، مجھ کو اک بار اپنا کہہ دیں وہ

فکرِ عصیاں سے میں نکل جاؤں، حالتِ دل مری بدل جائے

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

سوالی ایاز محمود ایازؔ

اصنام دل کے پاش کرو اُنؐ کی راہ میں

مولا کو تم تلاش کرو اُنؐ کی راہ میں

گمراہیوں کی راہ سے خود کو نکال کر

نیکی کا کام، کاش ! کرو اُنؐ کی راہ میں

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

سوالی ایاز محمود ایازؔ

بحضورِ شیر خدا رضی اللہ عنہ

افکار کا محور وہ مرا نازِ جلی ہے

اسلام کے دامن کی جو رنگین کلی ہے

کرتے ہیں جسے یاد ابھی خیبر و خندق

وہ شیر خدا میرا علی ،میرا علی ہے

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

سوالی

ایاز محمود ایازؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

فراقِ طیبہ میں جینا نصیب ہو جائے

دعا کرو کہ مدینہ نصیب ہو جائے

دیارِ اقدس میں لے جائے مجھ کو جلدی سے

مجھے وہ نور کا زینہ نصیب ہو جائے

سوالی

ایاز محمود ایازؔ

سکون پل کو میسر نہیں ہے جینے میں
عجیب درد سا اُٹھتا ہے میرے سینے میں
نہ چھیڑو مجھ کو طبیبو! میں لا علاج نہیں
بس ایک بار مجھے لے چلو مدینے میں

سوالی
ایاز محمود ایازؔ

ہو آنکھ بند مری اور یوں میں سو جاؤں

کہ اس کے بعد مدینے کی خاک ہو جاؤں

فقیر بن کے صدائیں لگاؤں طیبہ میں

میں شہر طیبہ کے رستے میں کاش کھو جاؤں

مرتبہ۔ صائمہ جبین مہک

سوالی ایاز محمود ایازؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کی تفسیر ہے پیغامِ محمدؐ

ایمان کی تصویر ہے پیغامِ محمدؐ

پیدا ہو مسلمان میں پھر عزمِ جہاں گیر

سرنامہ ء تسخیر ہے پیغامِ محمدؐ

سوالی

ایاز محمود ایازؔ

اشعار

حسینِ عشق میں اگر سلام جو نہیں ہوا

رکوع بھی نہیں ہوا قیام بھی نہیں ہوا

نعت گوئی کا کب سلیقہ ہے، میں تو دل کی بات لکھتا ہوں

عشق اور پیار کی وساطت سے ،اپنے آقا کی ذات لکھتا ہوں

درود حاضر، سلام حاضر

حضور ادنی ، غلام حاضر

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

عطائے نعت پہ مجھ کو غرور رہتا ہے

یہ وہ صحیفہ ہے جس کا سرور رہتا ہے

میں اور کچھ بھی نہیں ، مجھ کو اتنا کافی ہے

زمانہ کہتا ہے مجھ کو گدا مدینے کا

جہانِ ارض و سما میں دیکھیں، حسین بادِ صبا میں دیکھیں

تمھارے جلوے نظر میں ٹھہریں، جہاں کہیں کوئی رنگ و بو ہو

ہر گھڑی میں تڑپتا ہوں دیدار کو

کتنا پیارا ہے نام اُن کا، صلِ علیٰ

مرتبہ۔صائمہ جبین مہک

سوالی

ایاز محمود ایازؔ

ہم غریبوں کا دنیا میں ہے اور کیا
کملی والےؐ کا بس ایک ہے آسرا

غم کی ہر بات تصور سے بھلا دی ہم نے
درِ سرکارؐ پہ اشکوں سے صدا دی ہم نے

اے شاہِ رسل، سرورِ دیں ہم پہ کرم ہو
اے گنبدِ خضریٰ کے مکیں ہم پہ کرم ہو

اُنؐ پہ دل سے نثار اہلِ عرشِ بریں
فرش والے بھی اُن پر فدا مرحبا!

آرزوؤں کے بھر کے سفینے
قافلے جا رہے ہیں مدینے

ہر دل میں چاہت ہے اُنؐ کی
ہر عکس عبادت ہے اُنؐ کی

یہ اُنؐ کا سایہءِ رحمت کہ جب اُنِ کو پکارا
اُٹھا کر مجھ کو لہروں نے کنارا دے دیا ہے

جب پڑھا میں نے ایازؔ اُنؐ پر درود
میرے زخموں کو دوا آئی ہے